سوال

(188) راستے کی جگہ شامل کرکے مسجد کی توسیع کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے گاؤں میں ایک مسجد ہے جس کے مشرق، مغرب اور جنوب کے اطراف میں سرکاری سڑکیں ہیں جب کہ شمال کی جانب گھر ہیں۔ جنوب کی طرف جو راستہ ہے اس سے متصل جنوب ہی کی طرف خالی جگہ ہے جو کہ ملکیتِ سرکار ہے اور پنچایت گھر کے لیے ہے کچھ لوگ مسجد کو توسیع کرنا چاہتے ہیں جب کہ پہلی مسجد ہی نمازیوں کی ضرورت پوری کرکے خالی رہتی ہے جبکہ ایک منزلہ زائد بھی ہے۔ توسیع کرنے والوں کا خیال ہے کہ جنوب کی طرف جو راستہ ہے اسے مسجد میںشامل کرلیں اور اس راستہ کے متصل جنوب ہی کی طرف راستہ چھوڑ دیں جو کہ ملکیتِ سرکار ہے۔ گاؤں کے وہ لوگ جن کے استعمال میں یہ راستہ کثرت سے آتا ہے وہ اس پر خوش نہیں ہیں کیونکہ اس طرح ان کی مشکلات میں اضافہ ہوتا ہے لیکن یہ لوگ محنت مزدوری کرنے والے ہیں اور مسجد کے متولی چوہدری لوگ ہیں یہ ان کے سامنےاپنے جذبات کا اظہار نہیں کرسکتے اور نہ ہی عدالت میں ان سے ٹکرلے سکتے ہیں آپ سے عرض ہے کہ آپ شریعت کے نقطۂ نظر سے راہنمائی کریں اور ہمیں آگاہ فرمائیں کہ کیا اس طرح مسجد کی توسیع درست ہے؟

جواب لکھتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کو ذہن میں ملحوظ رکھیں۔

(۱) جس جگہ کو مسجد میں شامل کیا جارہا ہے وہ عامۃ الناس کےلیے راستہ کے طور پر چھوڑی گئی ہے۔

(۲) اس جگہ کے متبادل جو راستہ دیا جارہا ہے مسجد کی انتظامیہ وغیرہ کا اس پر کوئی حق نہیں ہے۔

(۳) لوگ اس متبادل راستہ پر خوش نہیں ہیں۔

(۴) پہلا راستہ سیدھا ہے اور ٹریفک کے مسئلہ پر لوگوں کو کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ لیکن متبادل راستہ تنگ گلی پر ختم ہوتا ہے راستہ سیدھا نہیں رہتا۔ یا تو ٹریفک کے استعمال کے قابل ہی نہیں رہتا یا پھر مشکل ہوجاتا ہے۔

(۵) سرکاری زمین اور خصوصاً راستہ پر (یعنی راستہ کی جگہ پر) مسجد تعمیر کرنا کیا حکم رکھتا ہے؟

(۶) اگر گاؤں والے راضی ہو بھی جائیں لیکن حکومت سے اجازت نامہ حاصل کرنے کے بغیر اس راستہ کی جگہ پر مسجد کی تعمیر کا کیا حکم ہے؟

(۷) اگر حکومت اجازت دے بھی دے تو پھر شریعت کی رُو سے تعمیر کیسی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورتِ سوال سے ظاہر ہے کہ مسجد سے ملحقہ جنوبی طرف کافی وسیع جگہ خالی ہے جہاں راستہ کے علاوہ کوئی اور عمارت بھی کھڑی ہو سکتی ہے۔ بناء بریں احتیاطاً اربابِ حلُّ و عقد (حکمرانوں) سے تصفیہ طلب اُمور کے بعد اور ممکنہ ضرورت کی صورت میں مسجد ہذا میں توسیع کا جواز ہے، بشرطیکہ راستہ سے گزرنے والوں کے لیے تنگی و تکلیف کا باعث نہ بنے۔

چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں بایں الفاظ باب قائم کیا ہے :

'بَابُ الْمَسْجِدِ يَكُونُ فِي الطَّرِيقِ مِن غَيْرِ ضَرَرٍ بِالنَّاسِ وَبِهِ قَالَ الْحَسَنُ وَأَيُّوبُ وَمَالِكٌ 'صحیح البخاری، قبل رقم الحدیث : ٤٧٦

پھر قصہ ابی بکر رضی اللہ عنہ سے استدلال کیا ہے کہ انھوں نے اپنے گھر میں مسجد بنائی ہوئی تھی۔ جس میں مذکور ہے کہ

'فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ، وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ 'صحیح بخاری، باب المسجد یکون فی الطریق من غیر۔۔۔الخ، رقم : ٤٧٦، مع فتح الباری : ١/٥٦٤

نیز متبادل جگہ اگر کسی کی شخصی ملکیت ہے تو اس کو ممکنہ توسیع میں شامل نہیں کیا جا سکتا، اور سرکاری جگہ کو مذکورہ بالا شرط کے ساتھ شامل کرنے کا جواز ہے۔ سرکار کی حیثیت محض امین کی ہے۔ لیکن سوال کے بعض اجزاء سے ظاہر ہوتا ہے کہ متبادل راستہ سے عامۃ الناس کو دقّت کا سامنا کرنا ہو گا۔

اس بناء پر انتظامیہ کو چاہیے کہ پہلے لوگوں کو مطمئن کرے، ورنہ توسیع کا ارادہ ترک کر دے، مگر یہ کہ مخالفین کی وجہ مخالفت محض مذہبی عصبیت ہو تو اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔

بہر صورت فیصلہ حقائق اور واقعات کی روشنی میں ہونا چاہیے، تاکہ عوام صحیح طور پر راستہ سے مستفید ہو سکیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ راستہ پہلا ہو یا دوسرا۔ مقصد تو لوگوں کی سہولت ہے۔ (وا ولی التوفیق)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب المساجد : صفحہ : 187

محدث فتویٰ